پاکستان میں مزاحمتی مصوری

عرفان اللہ بابر
شعبۂ فائن آرٹس، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Dictatorial regimes traditionally employ coercive measures to silence dissent. It creates fissures in the cultural, social and political fiber of the country. Consequently it leads to the emergence of resistance among the vibrant sections of the civil society. This article traces the emergence of resistance among the Pakistani painters during the dictatorial regime of General Zia ul Haq (1977-88). Various painters took to offering resistance through their artistic medium in an aesthetically rich manner characterized by symbolic expression of resistance in terms of craft and content of their paintings. Their artistic contribution paved way for socio-political resistance at a large scale, thus stifling the onslaught of dictatorial oppression.

پاکستان کی ۷۲سالہ سیاسی تاریخ میں فوجی آمریت لگ بھگ تیس سال تک قائم رہی۔ یہ تین مختلف ادوار پر مشتمل تھی سب سے پہلا مارشل لا جو کہ ۱۹۵۹ء سے لے کر ۱۹۷۰ء تک دوسرا دور مارشل لا جو ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۸ء تک اور آخری دور آمریت جو ۱۹۹۹ء میں شروع ہوا اور ۲۰۰۷ء تک قائم رہا۔ ان تین ادوار کے ملک کے اداروں پر بہت اثرات مرتب ہوئے۔ ان اثرات کا پھیلاؤ یقینی طور پر عوام پر براہ راست یا بالواسطہ بھی ہوا۔

آمر ہمیشہ ہی اپنی طاقت کے بل بوتے پر ملک کے وسائل پر قبضہ کرتا ہے اور پھر اس کے دوام کے لیے قوانین اور ملکی پالیسوں میں تبدیلی کرتا ہے۔ یہ سب کچھ جمہوریت کے برعکس ہے جمہوریت میں عوام سے ملکی معمولات میں شراکت داری کے لیے اس سے رائے لی جاتی ہے لیکن آمریت میں فردِ واحد ملک کے فیصلے کرتا ہے۔ اگر پاکستان میں فوجی ادارہ کا تقابلی جائزہ لیں تو ہمیں دوسرا دور باقی ادوار سے بہت مختلف نظر آتا ہے۔ دور میں حقیقی آمریت نظر آتی ہے۔ ملک میں سیاسی پابندیاں۔ سخت سنسر شپ پالیسی اور مخالفین کو ہراساں کرنے کے قوانین شامل کئے گئے اور اگر اس دور میں سیاسی کارکنوں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں پر سختیاں کا جائزہ لیا جائے تو ایک طویل فہرست نظر آئے گی۔ آئین پاکستان کو چند بے کار صفحے کہہ کہ ان کو پھاڑنے کا کہنا سیاسی کارکنوں کو پابند سلاسل کرنا مخالفین کو سرعام کوڑے مارنا۔ لاہور قلعہ جیسی عقوبت میں بند کرنا۔ اخبارات میں سیاسی رہنماؤں کے نام اور تصاویر پر

پابندیاں لگانا۔صرف ایک حکومتی ٹیلی وژن پر اپنی مرضی اور منشا کے پروگرام۔آزادی رائے کے لیے لکھنے والوں کی گرفتاریاں۔عدالت کے ذریعے اپنی مرضی کے فیصلے لکھوانا۔اسلام کا نام استعمال کرتے ہو ملک میں مذہبی انتشار پھیلانا جس میں چادر اور چار دیواری اور خواتین کے متعلق گواہی جیسے حساس معاملات کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرنا انسانی اشکال پر مبنی مصوری کو غیر اسلامی قرار دینا اور صرف قدرتی مناظر اور خطاطی کو فروغ دینا۔

پاکستان کی خفیہ ایجنسیوں اور عسکری قوت کو امریکا کے مفاد کے لیے افغان جنگ میں ملوث کرنا، ملک کے اندر اسلحہ کلچر۔اور منشیات کلچر کو فروغ دینا یہ سب وہ عوامل ہیں سے جس سے اس معاشرہ میں ایسا بگاڑ پیدا ہوا جس سے معاشرہ کا ہر فرد کسی نہ کسی سطح پر ضرور متاثر ہوا ان تمام وجوہات کی وجہ سے اس دور کو ملک کا تاریک ترین دورِ آمریت کہا جاتا ہے۔

آمریت کے دور میں معاشرہ میں حبس، گھٹن۔تذبذب اور ہیجان کے رجحانات نے جنم لیا۔معاشی اور سیاسی ناہمواری کی وجہ سے جہاں عوام میں احساس محرومی بڑھی وہاں ملک کے دانش وروں اور حساس طبقات میں مزاحمت کا جذبہ پیدا ہوا۔

تخلیقی عمل کا انفرادی محرومی سے گہرا تعلق ہے۔چاہے تخلیق کار خود کسی محرومی کا شکار رہا ہو یا اس کے مشاہدہ میں کسی فرد کے ساتھ جبر، ظلم اور ناانصافی ہو۔ایک تخلیق کار کے لیے یہ اس کا اپنا غم ہے۔

آمریت کے دورِ میں جہاں ادب سے تعلق رکھنے والے نامور لکھاریوں نے انسانی المیہ اور اس کے اثرات کو تحریر کیا وہاں پر پاکستان کے مصوروں نے بھی مصوری کی زبان میں طبع آزمائی کی۔

ضیا دور میں مصوری کے شعبہ میں حکومتی سطح پر انسانی اشکال کی مصوری ناپسند کی جاتی رہی اور پھر جب مذہب کی بنیاد پر اس اسلوب مصوری کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا تو مصوری کی اس صنف میں کام کرنے والے کئی مصور اپنا رخ بدل کر دوسری صنف میں کام کرنے لگے۔

آمریت کے خلاف فکر انگیز مقابلہ کرتے ہوئے پاکستان کے نامور لکھاروں نے بڑی بے باکی اور برجستگی کے ساتھ پابندیوں اور ناانصافیوں کے خلاف اپنی تحریروں میں اظہار کیا۔

-1　فیض احمد فیض اس دور میں اپنے احساسات کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

''وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوف خدا گیا
وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کے خیال روز جزا گیا'' [1]

-2　حبیب جالب نے لکھا۔

''ظلمت کو ضیا سر سر کو صبا بندے کو خدا کیا لکھنا''
پتھر کو گوہر دیوار کو در کرگس کو ہما کیا لکھنا''

اک حشر ہے برپا گھر گھر میں
دم گھٹتا ہے گنبدِ بے در میں
اک شخص کے ہاتھوں مدت سے
رسوا ہے وطن دنیا بھر میں'' ۲

3- حسن عابد پر سرِ عام شدید لاٹھی چارج کیا گیا۔اس نظم میں وہ اپنے احساسات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں نے جرم کیا ہے کیا لوگو
کیوں مجھ کو اس چوراہے پر
اس طرح برہنہ جسم کیا
میرے ہاتھ بندھے، میرے پاؤں بندھے
میری ننگی پیٹھ پر سرخ نشاں
میں نے جرم کیا ہے کیا لوگو
اسی طرح برہنہ جسم کیا'' ۳

اس دور کی ظلمت کے بارے میں جہاں شعراء اور مصنفین نے اپنا حق ادا کیا وہاں پر اس مزاحمتی تحریک میں پاکستان کے مصور بھی پیش پیش رہے ان میں قابل ذکر مصور اور ان کے کام کا ایک تنقیدی جائزہ پیش ہے۔

اے آر نگوری پاکستان کے مصور جن کو اگر ایک انقلابی مصور کہا جائے تو مناسب ہوگا ان کی مصوری کے موضوعات معاشرہ اور انسانی مسائل ہیں ان کا سب سے زیادہ کام آمریت کے خلاف نظر آتا ہے۔ ولولہ انگیز اور برجستہ انداز ان کی مصوری کی پہچان ہے۔

شعبہ فائن آرٹس پنجاب یونیورسٹی سے ماسٹر ڈگری کرنے کے بعد شعبہ تدریس سے وابستہ رہے۔ان کی ایک پینٹنگ جس کا ٹائٹل "Tower of Power" ہے۔ ۴

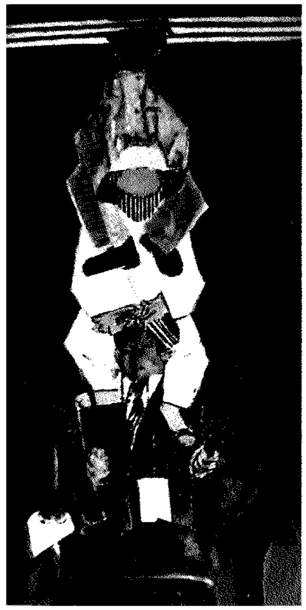

میں مصور نے نہایت دانشمندی اور حقیقی انداز میں پیش کیا مستطیل شکل کی یہ پینٹنگ میں بڑے واضح انداز میں پاکستان کے سیاسی نظام اور کرداروں کو دکھایا گیا ہے۔اس میں چار کردار نظر آتے ہیں سب سے اوپر فوجی وردی میں ملبوس شخص جس کی ٹوپی امریکی جھنڈے کے ساتھ بھی نظر آرہی ہے۔فوجی وردی کا یہ کردار ایک اور کردار کے کندھوں پر سوار ہے جو ایک مذہبی شخص کے حلیہ میں ہے استعارے کے طور پر نظر آتا ہے اس کے نیچے نوکر شاہی کا کردار اور پھر سب سے نیچے ایک عام آدمی جو کہ اس نظام میں پسا ہوا نظر آرہا ہے۔یہ ایک بڑے سائز کی تصویر ہے جس میں عام آدمی کی حالت زار اس دور میں ناانصافیوں کی وضاحت کرتی پینٹنگ ہے۔اور اس میں ملکی نظام میں طاقت اور اس کا بہاؤ اور اس کے عام آدمی پر اثرات دکھائے گئے ہیں۔

اے آر نگوری کی مصوری کے کردار بڑے واضح اور حقیقت کے قریب ہیں۔

ان کی ایک اور پینٹنگ جس کا عنوان Target ہے۔۵

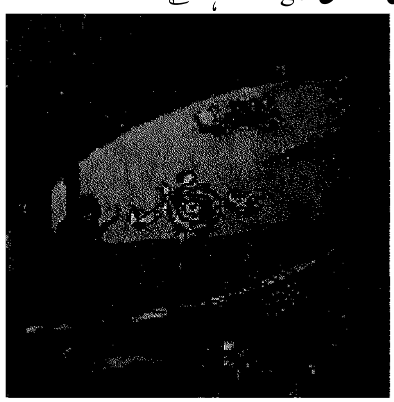

یہ پینٹنگ بھی دوسرے مارشل لائی دور میں بنائی گئی۔ جس میں ہمیں کینوس کے درمیان میں ایک آدمی اپنے بازو کھولے کھڑا ہے۔ اوراس کے سینے پر ٹارگٹ کا نشان بنا ہے۔ بندوق تانے ایک شخص اور دائیں طرف کینوس کے کونے میں ایک جتھہ بندوق تانے اسی آدمی کو ٹارگٹ کیے ہوئے ہے۔ اس پینٹنگ میں بیک وقت آمریت کی انتہاپسندی بڑی طاقت اوراس کے زیراثر گروہ کے ہاتھوں عام آدمی کا استحصال نظر آرہا ہے۔

اقبال حسین پاکستان کے نامور مصور ہیں جن کی مصوری کی پذیرائی پاکستان سے باہر مما لک میں بھی کی جاتی ہے۔ عہد آمریت میں اقبال حسین نے اپنی نمائش الحمرہ آرٹ گیلری میں لگانی چاہی لیکن ان کے کام کو نمائش کے افتتاح کے دن گیلری سے باہر پھینک دیا گیا۔ اس کی وجہ ان کی پینٹنگ کا موضوع بازارحسن کی خواتین اوران کے مسائل پرمبنی تھا۔

اے آر نگوری کی ایک اور پینٹنگ جس کا عنوان "King of Clubs"

جو ۱۹۸۴ء میں بنائی گئی اس میں دوسرے آمر کی شبیہہ ایک بادشاہ کی شکل میں ظاہر کی گئی ہے۔ یہاں علامتی طور پر بادشاہ کی فوجی تمغوں کے ساتھ دکھایا گیا ہے۔

طاقت اورقوت کے زور پر فرد واحد کا تسلط ہی اصل میں آمریت کی پہچان ہوتا ہے جو اس پینٹنگ میں واضح نظر آتا ہے۔

میاں اعجاز الحسن نے اپنی مصوری سے بلکہ مارشل لا کے خلاف چلنے والی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ یہ واحد مصور ہیں جنہیں گرفتار بھی کیا گیا۔ پنجاب میں مصوری کے حوالے سے انہوں نے پنجاب آرٹسٹ ایسوسی ایشن جیسا ادارہ بھی بنایا اور مصوروں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔

زیرنظر پینٹنگ جس کا عنوان "New Year Bouquete" ہے۔

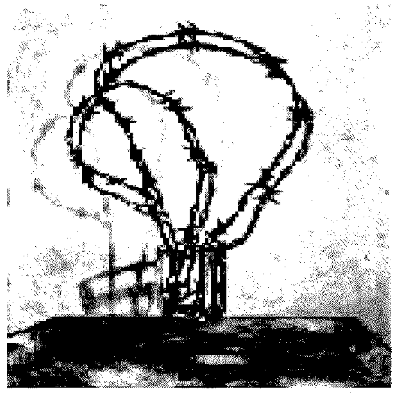

۱۹۸۱ء میں تخلیق کیا گیا۔ جبر اور ظلم کو علامتی خاکوں میں سموتے ہوئے ایک شیشے کے گلاس میں خاردار تاروں کو پھولوں کے گلدستہ کی شکل سے سجایا گیا ہے۔ ملک میں جاری سیاسی پابندیوں کی کیفیت میں پھولوں کے گلدستہ کی داخلی حقیقت خاردار تاروں میں بیان کی گئی ہے۔

ان کی ایک اور پینٹنگ جس کا عنوان "Glass Cage" ہے۔۶

جو ۱۹۷۹ء میں بنائی گئی ہے۔ میاں اعجاز حسن کی مصوری میں ایک بڑی تبدیلی دیکھنے میں ملتی ہے۔ انسانی خاکوں کو مذہبی طور پر ناپسند کئے جانے پر ان کی پینٹنگ میں انسانی اشکال نظر آتی تھیں تبدیل ہوگئی اور انہوں نے قدرتی مناظر خاص طور پر املتاس کے درخت اور دوسرے پودوں کو بنانا شروع کیا۔ اس پینٹنگ میں ہمیں ایک خوبصورت منظر نظر آ رہا ہے۔ لیکن دیکھنے والے اور اس منظر کے درمیان میں شیشے کی کھڑکی ہے۔ کھڑکی کے تین عمودی شکل میں راڈ نظر آ رہے ہیں جو کہ علامتی اصطلاح میں رکاوٹ کو ظاہر کرتے ہیں۔

دوسرے دور میں انسانی اشکال کی مصوری کی اجازت نہیں تھی اس لیے ان کو مصور نے اپنی نمائش کو الحمرا آرٹ گیلری کے باہر ہی آویزاں کر دیا۔ لاہور مال روڈ کے اطراف میں بڑے سائز کی کینوس لوگوں کے توجہ کا مرکز بنے اور مصور کو اس نئے انداز کی بنا پر شہرت ملی۔

ان کی ایک پینٹنگ جس کا عنوان"Pinterest"Behind the Veil

جو ۱۹۸۰ء میں بنائی گئی اس پینٹنگ میں ایک بغیر دوپٹہ لیے عورت تین نقاب پوش عورت کے گرد خواتین بیٹھی ہیں۔ ریاستی استحصال اور زیادتی کی ایک ایک واضح دلیل اور خاص طور پر عورت کا استحصال اور اس پر تشدد اس پینٹنگ میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔

اقبال حسین کی ایک پینٹنگ جس کا عنوان "Hands Up" ہے

جو ۱۹۸۰ء میں بنائی گئی۔ اقبال حسین نے معاشرہ میں عورت اور اس کے مسائل اور اس پر تشدد کے رویے پر کام کیا ہے اس پینٹنگ میں عورتوں کو قطار میں کھڑے اپنے ہاتھ اپنے سروں پر رکھے بنایا گیا ہے۔

کینوس کے نہایت بائیں جانب نیچے ایک آدمی کے ہاتھوں میں جدید بندوق ہے جو کہ وہ ان نہتی عورتوں پر تانے ہوئے ہے۔ اس پینٹنگ کی مدد سے آمریت کے دور میں عورتوں کے مسائل سے ہمیں آگاہی ہوتی ہے۔

صادقین پاکستانی مصور جو پوری دنیا میں جانے جاتے ہیں انہوں نے بھی دوسرے مارشل لا دور کے تشدد

کے خلاف اپنی مصوری میں اظہار کیا ہے اپنے مخصوص اسلوب اور جداگانہ طریقہ اظہار کی وجہ سے وہ اپنا ایک انفرادی مقام رکھتے ہیں۔ان کی زیرِنظر پینٹنگ جس کا عنوان "Crucifixion"

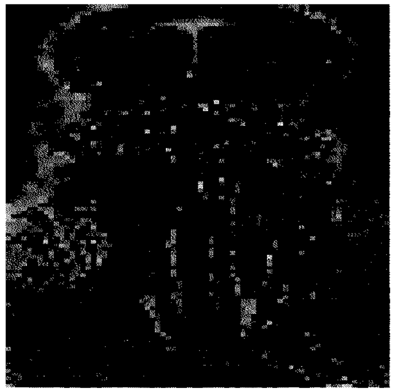

۱۹۸۰ء میں بنائی گئی بڑی سائز کی یہ پینٹنگ جس میں آدمی کو صلیب پر لٹکایا جا رہا ہے۔میں جبر سے پسے انسانوں کی حالت زار بڑی انوکھے انداز سے پیش کی گئی ہے۔

سلیمہ ہاشمی پاکستان کی نامور مصورہ ہیں اسی دور میں انہوں نے خواتین کے حقوق کے لیے باقاعدہ ایک تنظیم بنالی اور عملی جدوجہد کرتی ہیں انہوں نے اپنی مصوری میں بھی ضیا دور کے ظلم وستم کو اپنی مصوری کا موضوع بنایا۔ خاص طور پر خواتین کے احساسات کی ترجمانی کی۔

ان کی ایک پینٹنگ جس کا عنوان "Freedom" ہے۔۸

جو ۱۹۸۳ء میں بنائی گئی جس میں کینوس کے نیچے تین برف کے بلاک ہیں ایک عورت کے چہرے کو بنایا گیا ہے اور اوپر گہرے پیلے رنگ کے اوپر سرخ خونی لکیر کی شکل استعارہ کے طور پر بنائی گئی ہے۔ان کے منہ پر کپڑا باندھا گیا ہے۔

آمریت کے دور میں عورتوں کے حقوق سلب کئے گئے۔ برف کے بلاک علامتی عمل کے طور پر نظر آتے

ہیں جو کہ سلسلہ وار کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

لیلیٰ شہزادی کا تعلق کراچی سے تھا اور پاکستان کی مصوری میں اہم مقام رکھتی ہیں۔ آمریت میں اور مذہب کی آڑ میں اپنا تسلط مضبوط کیا رہا تھا چادر اور چار دیواری کے نام پر اسلامی قوانین بنانے کی کوشش کی گئی۔

زیر نظر پینٹنگ کا عنوان بھی "Chaddar Aur chardiwari" ہے۔ 9

جس میں مصورہ نے ایک عورت کو ایک چادر کے اندر لپیٹے ہوئے دکھایا ہے۔ نسوانی حسن کی خوبصورتی اس کے لچک دار خدوخال چادر میں لپٹے ہوئے بھی بہت نمایاں اور واضح نظر آتے ہیں۔

دوسرا مارشل لائی پاکستانی مصوری کے لیے ایک تاریک دور تھا اس دور میں انسانی اشکال کی مصوری کی ممانعت کی گئی اور حکومتی سطح پر اس کو کبھی بھی پزیرائی نہ مل سکی جس کی وجہ سے مصوروں نے دوسرے اسلوب میں کام شروع کر دیا۔

اگر اردو ادب کے حوالے سے دیکھا جائے تو ادیبوں اور شاعروں نے زیادہ بے باکی اور برجستگی سے آمیریت کی مخالفت کی۔

بہت سے مصوروں کے ذہنوں پر عہد آمریت کے ظلم اور جبر کے استعمال کا خوف ابھی بھی نظر آتا ہے۔ انسانی خاکوں اور انسانی چہروں کی مصوری کو مذہب سے متصادم قرار دینے کی وجہ سے مصوروں نے دوسرے موضوعات پر کام کرنے میں اپنی امان جانی۔ مذہب کی اجارہ داری کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ملک میں تخلیقی عمل کی سمت تبدیل کرنے کی کوشش کی۔ اگرچہ مصوروں میں چند بے باک اور نڈر مصوروں نے اپنے موضوعات پر ڈٹ کر اور کھل کر کام کیا لیکن اگر ہم ان کا موازنہ ادیبوں اور شاعروں سے کریں تو مصور ان سے اظہار کے لحاظ سے پیچھے نظر آتے ہیں۔

حواشی:

1۔ فیض احمد فیض، نسخہ ہائے وفا، (لاہور: کارواں پبلی کیشنز، ۲۰۰۶ء)، ص: ۵۳۷

2۔ حبیب جالب، کلیاتِ جالب، (لاہور: ماورا پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء)، ص: ۴۳۱

3۔ ایضاً، ص: ۴۴۰

4۔ Babar Efan Ullah, *The Impact of Military Regimes on arts in Pakistan,* (PhD Thesis) (Research Center Collge of Arts & Design (PU) (Unpublished) P:151

5۔ ایضاً

6۔ ایضا، ص: ۱۰۵

7۔ www.sadegainfoundation.com

8۔ www.artfutunekalbata.2019

9۔ Babar Efan Ullah, *The Impact of Military Regimes on arts in Pakistan,* (PhD Thesis) (Research Center Collge of Arts & Design (PU) (Unpublished) P:79

مآخذ:

1. Ahmed, Jalaluddin, *Art in Pakistan.* Karachi: Pakistan Publication, 1970.
2. Al-Ghazali, Muhammad. *The Socio-Political Thought of Shah Wali Allah.* Islamabad: Pakistan. Islamic Research Institute Press, 2001.
3. Ali, S. Amjad. *Paintings of Pakistan.* Karachi: Ferozsons, 1999.
4. Ali, Salwat. *Journing of The Spirit, Pakistan Art in the New Millenium.* Karachi: FOMMA, 2008.
5. Ali, Salwat. Laila Shahzad *Exploring an Inner Landscape.* Karachi: Oxford University Press, 2005.
6. Amjad, Rasheed. *Muzahmatti Adab Urdu.* Islamabad: Academy of Letters, 1995.
7. Arif, Iftikhar. *Mazahmati Adab,* Lahore: a cademy Adbiyaat-e-Pakistan, 1993.

8. Barker, Ernest. *Principles of Social & Political Theory.* Calcutta: Oxford University Press, 1951.
9. Cohen, Stephen. *Pakistan Army.* New Jersy: University of California Press, 1984.
10. Comfort, Alex. *Man and Society.* Essex: Balding + Mansell, 1976.
11. Dr. Amin, Mohammad. *Islamization of Laws in Pakistan.* Lahore: Pakistan Sang-e-Meel Publication, 1980.
12. Hasan, Ijaz-ul. *Paintings in Pakistan.* Lahore: Ferozsons, 1991.
13. Hasan, Musarrat. *Paintings in the Punjab Plain. (1849-1949).* Lahore: Pakistan Ferozsons 1990.
14. Hashmi, Salima. Mirza, Quddus. *50 Years of Visual Arts in Pakistan.* Lahore: Sang-e-Meel Publications, 1997.
15. Hashmi, Salima. *Unvelling the Visible, Lives and Works of Women Artist of Pakistan.* Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2003.
16. Husain, Marjorie. *National Art Gallery Collection.* Islamabad: Pakistan National Council of Arts, 2007.
17. Husain, Marjorie. *Rabia Zuberi: Life and Work.* Karachi: FOMMA, 2008.
18. Korejo, Soaleh. *Soldiers of Misfortune.* Lahore: Ferozsons, 2004.
19. Kux, Dennis. *The United States and Pakistan.* Baltimore: Johns Hopkins University Press, 2001.
20. Anderson, Richard. *Art in Primitive Societies.* New Jersey: Prentice-Hall, Inc. 1979.
21. Mahmood, Safdar. *Pakistan, Political Roots & Development 1947-1999.* Karachi: Oxford University Press, 2002.
22. Minogue, Kenneth. *Politics, A Very Short Introduction.* Karachi: Oxford University Press, 1995.
23. Mirza, Quddus. *Zia's Long Reach. Himal: The South Asia Trust, Nepal, 2009*
24. Munir, Muhammad, *From Jinnah to Zia.* Lahore: Vanguard, 2008
25. Naqvi, Akbar. *Image and Identity: Fifty Years of Painting and Sculpture*

in Pakistan, 1947-1997. Karachi: Oxford University Press, 1998.

26. *Nesom, Marcella, Contemporary Painting in Pakistan.* Lahore: Ferozsons, 1992.
27. Nesom, Marcella, Lubna Agha, *Points of Reference.* Karachi: FOMMA, 2006.
28. Read, Herbert. *The Meaning of Art.* London: Faber and Faber, 1931.
29. Romansa, Amber, Nagori, *Voice of Conscience.* Karachi: Oxford University Press, 2006.
30. Rousseau. *The Social Contract.* London: The University Press, 1895.
31. Saeed Butt, Khalid. *Painting form Pakistan.* Islamabad: Idara-e-Saqafat, 1988.
32. Wheeler, R.E.M. *Five Thousands Years of Pakistan.* London: Christopher Johnson Ltd. 1950.

☆☆☆